

نومبر ۲۰۰۹ء

قمر الاسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن پاکستان



حسنِ ترتیب

Scanned with CamScanner

مثنوی مولانا روم میں تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند جھلکیاں

افتخار احمد حافظ قادری
بغدادی ہاؤس افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

قافلہ سالارِ عشق حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ نے مثنوی شریف جسے آگے چل کر ''ہست قرآن درزبانِ پہلوی'' کا مبارک خطاب ملا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق اور آپ کی صفت وثناء اور تکریم وستائش کے لئے کوئی مستقل باب تو قائم نہیں کیا لیکن اس عظیم و مشہورِ زمانہ کتاب میں جگہ جگہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ جمیل کی جھلکیاں نظر آتی ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیوی واخروی حیاتِ طیبہ طاہرہ کے تمام پہلوؤں کا ذکر بھرپور انداز میں موجود ہے، جو درحقیقت نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مولانا روم کے تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح ثبوت ہے۔ ایک مقام پر حضرت رومی، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح یاد فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تو اس کائنات کی روح و جان ہیں اور اس کے ماتھے کا نور اور جھومر ہیں اور آپ ہی وہ عظیم اور بہترین شخصیت ہیں کہ جو روزِ محشر گناہ گاروں اور مجرموں کی شفاعت فرمائیں گے۔

سید و سرور محمد نور جان
مہتر و بہتر شفیع مجرمان

حضرت مولانا جلال الدین رومی نے اپنی مثنوی شریف میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانِ کامل کا بہترین نمونہ قرار دینے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرحلقہ انبیاء اور قطبِ آفرینش کا مرکز قرار دیا۔ سفرِ معراج شریف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا روم فرماتے ہیں کہ یہ سفر مبارک ایک ایسی دعوت تھی کہ جس میں کسی غیر کا گزر ممکن نہ تھا، احادیثِ نبویہ میں اس دعوت کو واضح الفاظ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ:

''لی مع اللہ وقت، لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل''

لی مع اللہ وقت بود آن دم مرا
لا یسع فیہ نبی مجتبی

عاشق ہمیشہ اسی فکر میں سرگرداں رہتا ہے کہ وہ کسی طرح اپنے معشوق کے ہمراہ کچھ لمحے بسر کرے اور پھر اُن لمحات کو اپنی زندگی کے بہترین لمحات قرار دیتا ہے۔ معراج شریف کا دوسرا اہم موضوع فرشتہ پر ملکوتی انسان کی برتری و فضیلت ہے، جس کو حضرت مولانا روم مثنوی شریف میں نہایت دلکش و خوبصورت انداز میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ:

چون معلم بود عقلش ز ابتداء　　بعد ازین، شد عقل شاگردی ورا

عقل چون جبرئیل گوید احمدا　　گر یکے گامی نہم، سوزد مرا

تو مرا بگوار زین پس پیش داں　　حدِ من این بود ای سلطان جان

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے شب معراج سات آسمانوں تک آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی اختیار کرنے کے بعد فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب اس سے ایک قدم بھی آگے جانا میرے لئے ممکن نہیں اور اگر میں ذرہ بھر بھی آگے بڑھا تو میرے بال و پر جل جائیں گے، لہٰذا مجھے اس مقام پر چھوڑتے ہوئے آپ خود آگے قدم بڑھائیں کیونکہ اے سلطانِ جان اس جگہ میری حد ختم ہوگئی ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی مقامِ عشق میں انسانِ کامل کو اس عروج و بلندی تک رسائی حاصل کرنے کے لائق سمجھتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اس درخواست کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے کا سفر تنہاء طے کرنے کے بعد عرشِ الٰہی اور فلک الافلاک تک پہنچ گئے۔ یعنی یہ معراج کی عظمت اور علامت نہیں تو اور کیا ہے کہ خاکی جسم انسان عشق کی وجہ سے انتہائی بلندی تک پہنچ گیا۔

جسم خاک از عشق بر افلاک شد　　کوہ در رقص آمد و چالاک شد

حدیث قدسی ''لولاک لما خلقت الافلاک'' کو بھی حضرت مولانا روم نے مثنوی شریف میں اپنے خوبصورت انداز میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

عشق بشگافد فلک را پاک جفت　　بہر عشقِ او خدا ''لولاک'' گفت

منتہی در عشق، چوں او بود فرد　　پس مرا او را ز انبیا تخصیص کرد

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشق کا اٹوٹ رشتہ ہے اور عشق کی وجہ سے اس خالقِ کائنات نے "لولاک" فرمایا، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس عشق کی دنیا میں منفرد اور اکیلی تھی، اس وجہ سے خداوند تعالیٰ نے انبیاء کے درمیان انہیں خصوصی طور پر منتخب فرمایا۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ جہاں تسبیح و تقدیس میں ہمہ تن غرق و مصروف ہے اور یہ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جو دونوں جہانوں میں شفاعت کرنے والے ہیں۔

ہمچنان کہ ایں جہاں پیش نبی غرق تسبیح است و پیش ما غبی

او شفیع است این جہان و آن جہان این جہاں زی دین و آنجا زی جنان

حضرت مولانا روم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے عقیدے اور طرزِ فکر کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاہی سکہ ابد تک باقی اور جاری وساری رہنے والا ہے۔ حضرت مولانا کا یہ نظریہ جملہ انبیاء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت کی واضح دلیل ہے۔

سکہ ی شاہاں ہمی گردد دگر سکہ احمد ببین تا مستقر

(دنیوی سکوں سے بادشاہوں کے نام ہٹا دیئے جاتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ مبارک کا سکہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاشق خداوند تعالیٰ ہونے کے ساتھ معشوق خلائق بھی ہیں۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی نے مثنوی شریف اور غزلیات شمس میں "ستون حنانہ" کا کئی بار ذکر فرمایا ہے۔ مسجد نبوی شریف کا یہ ستون اپنے معشوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں عاشقوں کی طرح حضرت مولانا روم کی زبان میں اس طرح گریہ کیا کرتا تھا۔

استن حنانہ از ہجر رسول نالہ می زد ہمچو ارباب عقول

(حنانہ ستون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں صاحب عقول لوگوں کی طرح گریہ وزاری شروع کردی۔)

نسائی کی ایک روایت کے مطابق درخت کے اُس تنے سے اُس اونٹنی کی طرح آواز آتی تھی جس کا بچہ گم ہوگیا تھا، یہ درخت کا تنہ ہی بعد میں اُستن حنانہ کے نام سے مشہور ہوا۔ ایک دوسرے مقام پر حضرت مولانا روم اس عاشق دلبر کا اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

پیش تو استون مسجد مردہ ای است — پیش احمد عاشق دلبر دہ ای است

(یعنی تمہاری نظر میں تو مسجد کا یہ ستون ایک بے جان اور مردہ چیز تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہوں میں وہ ایک دلبر عاشق تھا۔)

قارئین کرام! ہمارے سردار و پیشوا ہمارے شفیع دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی معشوق اعظم ہیں کہ جن کے عشاق یہ نہ چاہتے تھے کہ اُن کے وضو مبارک کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرے بلکہ اُسے بطور تبرک اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر مل لیا کرتے تھے۔ یہی وہ معشوق خلائق ہیں کہ جن پر درود و سلام کی صداؤں سے آج بھی ہر مجلس معطر و منور ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

ایک بندۂ مقبول، عاشقِ رسول، اوکھائی میمن مسجد کے خطیب محبوب،

جامعہ علویہ غوثیہ کے مدیرِ مسئول

حضرت علامہ مفتی محمد یعقوب معینی علیہ رحمۃ الباری

کی

مغفرت، بخشش اور بلندئ درجات کی دعا کرتا ہوں۔ مولیٰ عزوجل قبول و منظور فرمائے۔ (آمین)

مفتی صاحب کا ایک معتقد، ایک مقتدی

Scanned with CamScanner